حصہ دوم

Q. No. 2 (i) سوال نمبر 2 (i)

پاکستان کا رقبہ اور ہمسایہ ممالک ۔

پاکستان کا کل رقبہ "796096km" ہے ۔

پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے نام ...

1- چین
2- افغانستان
3- ایران
4- بھارت

Q. No. 2 (ii) معیشت کی بہتری میں قائداعظم کی رہنمائی (ii) سوال نمبر 2

یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا
کہ مغرب کا معاشی نظام ہمیں ہماری قوم کی خوشحالی میں کوئی مدد
فراہم نہیں کرتا ہے۔ تمام تر اسباب کی موجودگی کے باوجود مغرب دنیا
کے سب سے بڑے باطنی بحران کا شکار ہے۔ ہمیں ایک ایسا معاشی نظام
تشکیل دینا ہوگا جو تمام دنیا کے لیے مثالی ہو۔ جو عدل و انصاف
اور مساوات کے اصولوں پر مبنی ہو۔

ایک اور جگہ قائداعظم نے ارشاد فرمایا کہ
" اگر ہم اپنے ملک کی صحیح معنوں میں ترقی اور
خوشحالی چاہتے ہیں تو ہمیں عام عوام پر اور خاص طور پر
غریب طبقے پر زیادہ توجہ دینی ہوگی۔ "

حصہ (دوم)

Q. No. 2 (iii) (iii) سوال نمبر 2

1- **نفاذ اسلام کی تحریک**۔ پاکستان کا قیام اسلام کے نام
پر وجود میں آیا تھا لہٰذا آزادی کے بعد پاکستانی عوام نے نفاذ اسلام
کی تحریک اٹھائی۔

2- **قراردادِ مقاصد**۔ اسی تحریک کی بنا پر 1949ء میں قرارداد
مقاصد پیش کی گئی جس سے آئندہ اسلام کے نفاذ کا آئین کا بننا ثابت ہو۔

3- **اسلامی آئین**۔ انہی قراردادِ مقاصد کے نتیجے میں میں
1956، 1962، 1973 کے اسلامی آئین وجود میں آئے۔ اور بالآخر ان
قراردادِ مقاصد کو آئین کا قابلِ نفاذ حصہ بنایا گیا۔

4- **علماء کے 22 نکات**: تمام مسالک کے علماء نے متفقہ طور
پر 22 نکات مرتب کئے جن میں اسلام کے اصولوں کو واضح کیا گیا۔

[illegible]

Q. No. 2 (iv) قومی یکجہتی کی راہ میں حائل رکاوٹیں۔ سوال نمبر 2 (iv)

پاکستان میں قومی یکجہتی کی راہ میں حائل رکاوٹیں درج ذیل ہیں :-

1۔ صوبائیت اور علاقہ پرستی۔

2۔ قومیت پرستی۔

3۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم۔

4۔ لسانی اختلاف اور قومی زبان کا نامکمل نفاذ۔

5۔ سیاسی اختلاف۔

6۔ تشدد اور جنگ کا کلچر۔

7۔ جہالت اور بدامنی۔

حصہ (دوم)

Q. No. 2 (v) سوال نمبر 2 (v)

پارلیمنٹ کے ایوانِ بالا کا نام "سینیٹ" ہے۔

نکات :-

<= سینیٹ میں سیٹوں کی تقسیم آبادی کے لحاظ سے نہیں بلکہ "صوبوں کے لحاظ" سے ہوتی ہے۔

<= سینیٹ کی میعاد "چھ برس" ہوتی ہے اور ہر تین برس کے بعد آدھی تعداد ریٹائر ہو جاتی ہے۔

<= سینیٹ کے ممبر کی کم از کم عمر "30" برس ہے۔

Q. No. 2 (vi) تحریک خلافت کے اہم واقعات ۔ سوال نمبر 2 (vi)

تحریک خلافت 1919ء میں شروع ہوئی اور اس میں کئی اہم واقعات رونما ہوئے جن میں سے تین درج ذیل ہیں:۔

1۔ موپلا بغاوت کا واقعہ ۔
2۔ ترک موالات ۔
3۔ سول نافرمانی ۔
4۔ چورا چوری کا واقعہ ۔

حصہ (دوم)

Q. No. 2 (vii) پاکستان کی جغرافیائی حیثیت :۔ سوال نمبر 2 (vii)

1۔ عالم اسلام میں مرکزی کردار: پاکستان جغرافیائی لحاظ سے عالم اسلام کے تقریباً وسط میں واقع ہے ۔ برادر اسلامی ممالک بھی پاکستان کی مرکزی حیثیت کو مانتے ہیں اور پاکستان کو عالم اسلام کا قلب قرار دیتے ہیں۔

2۔ بین الاقوامی اہمیت: پاکستان کا قیام دوسری جنگ عظیم کے بعد ہوا جبکہ دنیا میں سرد جنگ جاری تھی۔ سوویت یونین کے خلاف پاکستان امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے سامنے فرنٹ لائن پہ آیا۔ بلاشبہ پاکستان کو یہ اہمیت اسکی جغرافیائی حیثیت پر ملی۔

3۔ وسطی ایشائی ممالک سے تعلق ۔ پاکستان سے تمام وسطی ایشائی ممالک اور ایران، ترکی وغیرہ کا دورہ بذریعہ روڈ اور ٹرین کے ممکن ہے ۔ وسطی ایشاء کے ممالک کیساتھ تجارت بھی سے ممکن ہے ۔

کامرس :-

کامرس سے مراد تجارت یعنی کہ اشیاء و خدمات کی خرید و فروخت ہے۔ دورِ حاضر میں کامرس نے ترقی کی اور ای۔کامرس متعارف ہوئی جس میں انٹرنیٹ وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی بدولت ملکی حدود سے باہر بھی ادائگی ممکن ہے۔ اس تناظر میں کریڈیٹ منی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

حقائق :

=> پاکستان کی برآمد میں عمومی طور پر غیر مکمل تیار اشیاء آتی ہیں جن کے بدلے کم زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔

=> درآمد میں پاکستان بھاری مشینری اور پیٹرولیم کی مصنوعات کرتا ہے جن پر زیادہ زرمبادلہ خرچ کرتا ہے۔

=> پاکستان کی برآمد کم اور درآمد زیادہ ہے۔

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 1)

حضرت عمر رضؓ کا نظام حکومت ۔

حضرت عمرؓ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں اور انہوں نے دس سال خلافت کی ۔ 634ء سے 644ء ۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت خوب پھیلی پھولی اور 58 لاکھ مربع میل تک جا پہنچی ۔ اتنی وسیع و عریض حکومت کے نظام کو چلانا کوئی آسان کام نہ تھا مگر بندہ خدا حضرت عمرؓ نے اس نظام کو ایسے احسن طریقے سے سنبھالا کہ پوری دنیا میں اسکی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی ۔ حضرت عمرؓ کی حکومت کے راہنما اصول درج ذیل ہیں ۔

۱۔ کفالت کا اصول :

حضرت عمر کے دور حکومت میں انسانیت کی فلاح و بہبود اپنے کمال پر تھی ۔ حضرت عمرؓ کا ایک قول آج بھی ہر زبان زد عام ہے کہ " اگر دجلہ کے کنارے بھی کوئی کتا بھوک سے مر گیا تو اس کی پوچھ گچھ عمر سے ہوگی " ۔

آپ کے زمانے میں کفالت کا بہترین نظام تھا ۔ بیواؤں ، یتیموں کا ماہانہ خرچ بیت المال کے ذمہ تھا ۔ بچے کی پیدائش پر ہی اسکا دودھ خرچہ بیت المال کے ذمہ ہو جاتا ۔

2۔ خدمتِ خلق :

حضرت عمرؓ موجودہ زمانے کے حکمرانوں کی طرح بادشاہ کی زندگی بسر نہ کرتے تھے بلکہ وہ خدمتِ خلق کے اصول پر یقین رکھتے تھے ۔ ایک دفعہ شدید گرمی میں بیت المال

حصہ (سوم)

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ نمبر 2) سے بھاگا ہوا اونٹ صحرا سے لائے تو خادم نے کہا کہ آپ کیوں گئے کوئی خادم لے آتا تو آپ رضی نے فرمایا کہ

"سب سے بڑا خادم تو میں خود ہوں"۔

3- حق آزادی :

حضرت عمر رضی خلیفہ بننے سے پہلے اپنے جاہ و جلال کی وجہ سے مشہور تھے اور لوگ ان سے ڈرا کرتے تھے مگر جب خلافت کے بعد کسی شخص نے قمیص کی لمبائی پر ان کو ٹوکا اور صحابہ اکرام اس کو خاموش کرانے لگے تو آپ رضی نے فرمایا۔

"اسکو روکو نہیں، اس کو بولنے دو۔ اگر وہ ہمیں نہ روکے تو وہ کسی کام کے نہیں اور اگر ہم ان کی بات نہ سنے تو ہم کسی کام کے نہیں" یہ تھی وہ حق آزادی جو انہوں نے اپنی رعایا کو دی تھی۔

4- اقلیتوں کا تحفظ :

حضرت عمر رضی حضور اقدس ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اقلیتوں کو پورا پورا تحفظ دیا کرتے تھے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ کہ " مسلمان ایک جگہ مسجد بنانا چاہ رہے تھے اور وہ جگہ ایک عیسائی کی تھی۔ مسلمانوں نے اس عیسائی سے زور زبردستی وہ زمین خرید کر مسجد بنا ڈالی۔ حضرت عمر کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے مسلمانوں سے وہ جگہ لے کر اس عیسائی کو دے دی اور مسجد کا حصہ بھی اس کے حوالے کر دیا"۔

⇐ جب ایک حکمران میں یہ تمام صفات پائی جائیں تو کون ان کی عظمت اور بلندی کو ماننے سے انکار کر سکتا ہے۔ بے شک حضرت عمر رضی کا دور ایک مثالی دورِ حکومت تھا۔

حصہ (سوم)

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ نمبر 1)

خارجہ پالیسی :-

"دور حاضر میں دنیا ممالک کی ایک برادری کی حیثیت اختیار کر چکی ہے جہاں دوسرے ممالک سے کٹ کٹا کر رہنا اب ممکن نہیں رہا۔ لہذا خارجہ پالیسی کسی ملک کی اس حکمت عملی کا نام ہے جو کوئی ملک دوسرے ممالک یا عالمی اداروں سے تعلقات قائم کرتے ہوئے اختیار کرتا ہے۔ لہذا خارجہ پالیسی اپنے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی ملک کیساتھ تعلقات بنانا یا تعلقات ختم کرنے کا نام ہے"۔

اہداف اور مقاصد :

کوئی بھی ملک اپنے مفادات، اپنی ضروریات اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی خارجہ پالیسی کو مرتب کرتا ہے۔ اسی طرح پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بھی کچھ اہداف و مقاصد ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ آزادی کا تحفظ -

کسی بھی ملک کے لیے اسکا تحفظ اور سالمیت سب سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مقصد اپنی آزادی کا تحفظ کرنا ہے کیونکہ پاکستان ہندوؤں اور انگریزوں سے اسی لیے لیا گیا کہ اسکو تاقیامت قائم رکھا جائے پاکستان نے 1965 اور 1971 اور کارگل کی جنگ اپنی آزادی کے تحفظ کے لیے لڑی۔

2- دوسرے ممالک کی حق خود اختیاریت کی حمایت:

پاکستان چونکہ خود ایک نظریاتی مملکت ہے اس لیے دنیا میں جس بھی ملک نے حق خود اختیاریت کے لیے آواز بلند کی پاکستان نے اس کی حمایت کی - لیبیا، اری ٹریا، لبنان کی آزادی میں اپنا کردار ادا کیا - آج بھی پاکستان کشمیر اور فلسطین کے لوگوں کے حق میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے -

3- عالم اسلام سے اتحاد:-

پاکستان ایک اسلامی جمہوری مملکت ہے اور اس نے ہمیشہ اسلامی ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات اچھے رکھنے کی کوشش کی ہے - پاکستان کے سیاسی لیڈروں نے ہمیشہ اسلامی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کو استوار کرنے کی کوشش کی ہے - پاکستان خود تمام اسلامی ممالک میں قلب کی حیثیت رکھتا ہے اور تمام اسلامی ممالک کو لیڈ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے -

اس کے علاوہ اور بھی مقاصد ہیں جن کے ذریعے پاکستان پوری دنیا میں امن قائم کرنے کا خواہاں ہے -

- ← امن قائم کرنے والے اداروں کی کوشش میں ان کا ساتھ دینا
- ← غیر جانبداری
- ← پوری دنیا کے ممالک کیساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنا

حصہ (چہارم)

Q. No. 5 (i) سوال نمبر 5 (i)

Q. No. 5 (ii) سوال نمبر 5 (ii)

Q. No. 5 (iii) سوال نمبر 5 (iii)

حصہ (چہارم)

Q. No. 6 سوال نمبر 6